دعوتِ محمدؐ اور کفار کی ریشہ دوانیاں قبل ہجرت

مترجم :- مولوی خالد کمال، مبارکپوری

مولوی خالد کمال صاحب مبارکپوری، دار العلوم دیوبند کے متعلم ایک ہونہار صاحب قلم ہیں اور ہمارے مخلص دوست مولانا قاضی اطہر صاحب مبارکپوری مدیر "انقلاب" بمبئی کے خلف الرشید، آپ نے یہ مضمون شیخ عبد الرحمٰن جدیلی کی کتاب محاضرات اسلامیہ من اذاعۃ اللاسلکیہ سے ترجمہ کر کے بھیجا ہے امید ہے کہ دلچسپی سے پڑھا جائے گا (مدیر)

آج ہم حیاتِ محمدی کے چند صفحات پیش کر رہے ہیں جو وعظ و نصیحت و درس وعبرت سے لبریز ہیں جن سے نبوت کی عظمت کے نکتے واسرار روشن ہو کر سامنے آجاتے ہیں بالفاظ دیگر انہیں آیاتِ خداوندی کہنا چاہیے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتی ہیں اور ان کی نبوت کا مظاہرہ کرتی ہیں اس لئے کہ آج تک روئے زمین پر کوئی ایسا نہیں گذرا کہ مصائب و آلام کے طوفان سے ٹکرانے کے باوجود ثابت قدم رہ کر اپنی ذمہ داریوں کو سنبھالے رہا یہاں تک کہ قدرت کا آخری فیصلہ صادر ہو گیا ہو یہ سب باتیں نبی امی کی نبوت کی مؤید اور قرآن کے منزل من اللہ ہونے کی دلیل ہیں۔ جس کا مقصد "توحید" کی تعلیم واشاعت اور "کفر و شرک" کی بیخ کنی ہے تاکہ دنیا سے کفر و شرک کا جنازہ نکل جائے اور کوئی ایسی شے باقی نہ رہ جائے جو کفر و الحاد کی مقتضی ہو بلکہ ہر طرف توحید اور وحدانیت ہی کا بول بالا رہے اور "اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ" کی تکبیر سے پوری دنیا گونج اٹھے۔

حق و باطل کا ایک عظیم معرکہ گرم تھا۔ ایک طرف مشرکین کی پوری جماعت تھی جو عوام کو اسلام سے باز رکھنے کے لئے تن من دھن کی بازی لگائے ہوئے تھی۔ اور اس سلسلہ میں قوت، دھوکہ، غدر، جبر سے کام لے رہی تھی ان کے مقابلہ میں مسلمانوں کی ایک مختصر جماعت تھی جس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثبات نرمی، پختگی عزم، صدق و یقین، اور صبر نفس کی تعلیم سے مزین کر کے مشرکین کے مقابلہ کے لئے تیار کر رکھا تھا۔

مشرکین کے پاس سوائے تقلید آباء کے اور کوئی دلیل نہ تھی وہ اپنے شرک پر بغیر ثبوت و دلیل کے ڈٹے ہوئے تھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بیوقوفی پہ ان کو متنبہ کیا اور ان کو ان کی فساد عقل پر آگاہ کیا۔ ان کی آباء و اجداد کی اس اندھی تقلید کی تحقیر کی۔ ان کے رائے و مشورہ کی قباحت کو منظر عام پر لائے اور انہیں آیاتِ خداوندی پڑھ کر سنائیں اور یوں خطاب فرمایا۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ (سورہ بقرہ)	اور جب کوئی ان (مشرک، لوگوں) سے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو حکم (اپنے پیغمبر کے پاس) بھیجا ہے۔ اس پر چلو تو کہتے ہیں کہ (نہیں!) بلکہ ہم تو اسی (طریقہ) پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے اگرچہ ان کے باپ دادا (دین کی) نہ کچھ سمجھ رکھتے ہوں اور نہ (کسی آسمانی کتاب کی) ہدایت رکھتے ہوں۔
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ۔ (سورہ مائدہ)	اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکام نازل فرمائے ہیں ان کی طرف اور رسول کی طرف رجوع کرو تو کہتے ہیں کہ ہم کو وہی (طریقہ) کافی ہے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو دیکھا ہے (کیا وہ طریقہ کافی ہے؟) اگرچہ ان کے بڑے نہ کچھ سمجھ رکھتے ہوں اور نہ ہدایت رکھتے ہوں۔
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا	اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس چیز کا اتباع کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے تو (جواب میں) کہتے ہیں کہ ہم (تو) اسی کا اتباع کریں گے، جس پر

اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ

ہم نے اپنے بڑوں کو پایا ہے کیا شیطان اگر ان کے بڑوں کو عذاب دوزخ کی طرف بلاتا رہا ہو تب بھی (انہی کا اتباع کریں گے)؟

(سورہ لقمان)

اس قسم کے خطابات سے زبان وحی وقتاً فوقتاً ان لوگوں کے عقائد و نقائص کی تصحیح کرتی رہی لیکن اس میں کوئی تبدیلی نہ ہو سکی اور وہ دن بہ دن اسلام کے دشمن ہوتے چلے۔ حتیٰ کہ داعی اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تکلیفیں پہونچانے لگے اور انہیں تبلیغ و ہدایت سے باز رکھنے کے لئے دنیاوی سر و سامان پیش کرنے لگے۔ شاید انہیں معلوم نہیں تھا کہ ان کی دنیائے عیش و عشرت اور مال و متاع تمام کے تمام حضور کے پیروں کے نیچے ہیں اور ان کے یہاں کوئی وقعت نہیں ہے اگر کوئی شئی نظر نبوت میں قابل قدر ہے تو وہ اعلائے کلمۃ الحق ہے اشارۃ بالحسنی ہے اداء رسالت کا فریضہ ہے۔ ان کے علاوہ اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو دربار محمدی میں کوئی مقام حاصل کر سکے یہی وجہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کی ایذا و تکالیف کا ہنس کر مقابلہ کرتے اور آلام و مصائب کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا کرتے تھے۔

ابو جہل جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہونے کے ساتھ ساتھ اپنا بھی دشمن تھا۔ ایک ذی وقار و جبروت آدمی تھا لیکن اس کا وقار و جبر حق کے سامنے کبھی نہ ٹک سکا۔ یہ شخص جب بھی حضور کو کعبہ میں نماز پڑھتا ہوا دیکھتا تو نماز و عبادت سے منع کرتا۔ ایک مرتبہ اس نے دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں تو ڈانٹ کر کہا کہ کیا میں نے تم کو یہاں نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا ہے؟ کیوں تم یہاں نماز پڑھتے ہو؟ لیکن آپ ابو جہل جیسوں کی گیدڑ بھبکیوں میں آنے والے کہاں! آپ نے ذرہ برابر اس کی مخالفت کی پروا نہ کی اور اپنا کام سر انجام دیتے رہے۔ اب جب ابو جہل نے دیکھا کہ اب ڈرانے دھمکانے سے کچھ کام نہیں چلتا تو اس نے اپنی مالداری اور سرداری کی آڑ لے کر مقصد برآری کرنی چاہی اور یوں گویا ہوا "محمد! تم میری باتوں کی پروا نہیں کرتے اور مجھے کچھ نہیں سمجھتے حالانکہ اہل عرب میں میری سخاوت اور بہادری مشہور ہے اور میں ان میں عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہوں"۔ اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

اَرَاَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى عَبْدًا اِذَا صَلّٰى اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰى اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى اَرَاَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى

اے مخاطب بھلا اس شخص کا حال تو بتلاؤ جو (ہمارے) ایک (خاص) بندے کو منع کرتا ہے جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ اے مخاطب بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر وہ بندہ ہدایت پر ہو

اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ

(العلق)

(جو کہ کمال لازمی ہے) یا وہ (دوسروں کو بھی) التقویٰ کی تعلیم دیتا ہو۔ اے مخاطب بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر وہ شخص (ناحق دین کو) جھٹلاتا ہو اور (حق سے) روگردانی کرتا ہو، کیا اس شخص کو خبر نہیں کہ اللہ (اس کے طغیان وغیرہ) کو دیکھ رہا ہے؟ ہرگز (ایسا) نہیں (کرنا چاہیئے) اور اگر یہ شخص باز نہ آیا تو ہم اس کی پیشانی پکڑ کر جو کہ دروغ اور خطا میں آلودہ ہے (جہنم کی طرف) گھسیٹیں گے تو یہ اپنے ہم جلسہ لوگوں کو بلائے (اگر اس نے ایسا کیا، تو ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو بلا لیں گے ہرگز اس کی بات نہ مانئے، نماز پڑھیئے اور قرب خداوندی حاصل کیجئے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے ہر ہر فرد کے پاس دعوت توحید لے کر جاتے تھے اور ان کے سرداروں اور رؤساء سے اس معاملہ میں تبادلہ آرا فرماتے تھے تاکہ حق کے مقابلے میں باطل شکست خوردہ ہو کر میدان چھوڑ دے اور اس باطل کدہ میں حق کا غلغلہ بلند ہو۔ ذیل کے واقعہ سے معلوم ہوگا کہ آپ کس قدر ان کی ہدایت اور راستی کے خواہاں تھے۔

ایک مرتبہ عقبہ بن ابی معیط نے مشرکین مکہ اور سرداران قوم کی دعوت کی چونکہ یہ حضور کا پڑوسی تھا اس لئے آپ کے پاس بھی دعوت نامہ بھیجا۔ آپ جب اس کے گھر پہونچے اور کھانے کے لئے بلائے گئے تو عقبہ کو مخاطب کر کے فرمایا عقبہ! دیکھو تمہاری دعوت تو میں نے قبول کر لی اور تمہارے ہاں حاضر بھی ہو گیا لیکن جب تک تم بتوں کو توڑ کر اللہ کی عبادت نہ کرو گے اور اس پر ایمان نہ لاؤ گے میں تمہارا کھانا نہ کھاؤں گا" عقبہ نے آپ کی درخواست قبول کر لی اور مان لیا اور جب شدہ شدہ یہ بات ابی بن خلف تک پہونچی جو عقبہ کا دوست تھا تو اس نے عقبہ سے کہا میں تمہارے متعلق یہ کیا سن رہا ہوں۔ عقبہ نے کہا کہ کوئی بات نہیں ہے ایک شریف آدمی نے میرے گھر آ کر کھانے سے اس لئے انکار کر دیا کہ میں اس کے خیالات سے متفق نہیں مجھے بڑی ندامت ہوئی اور شرم آئی کہ ایک شریف آدمی میرے گھر سے بغیر کھائے چلا جائے لہٰذا میں نے اس کی بات مان لی۔ یہ سن کر ابی ابن خلف غصہ میں چور ہو گیا اور عقبہ سے کہا کہ اگر تم نے محمد کی توہین نہیں کی اور ان کو سر بازار (نعوذ باللہ) چانٹا نہ رسید کیا تو میرا اور تمہارا آمنا سامنا حرام۔ عقبہ نے جب یہ رنگ دیکھا تو اپنے دوست ابی بن خلف کا ہم خیال ہو گیا اسی پر

پر یہ آیتیں نازل فرمائی۔

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا (الفرقان)

اور جس روز ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائیگا اور کہے گا کیا اچھا ہوتا میں رسول کی ساتھ (دین) کی راہ پر لگ لیتا ہائے میری شامت کہ ایسا نہ کیا اور) کیا اچھا ہوتا کہ میں فلاں کو دوست نہ بناتا اس (کمبخت) نے مجھکو نصیحت آئے پیچھے بہکا دیا اور شیطان تو انسان کو (عین وقت پر امداد کرنے سے جواب دے ہی دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو گستاخی کی سزا دی یہ دونوں جہنم میں ایک دوسرے کے ساتھ ہوں گے، حسرت و ندامت ان کے سر پر منڈلا رہی ہوگی، اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فاسق و فاجر کی مثال میں پیش کئے جائینگے اور عبرت آموز نظریں ان کے انجام سے عبرت حاصل کرینگی۔

مشرکین نے دشمنی کا جو بیج بویا اسے ہمیشہ سینچا اور سرسبز و شاداب رکھا مسلمانوں سے عداوت کرنے میں انھوں نے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی، ان کے اموال کو لوٹ لیا کرتے تھے اور کی جانوں کے پیچھے رہا کرتے تھے اور دیگر طریق سے مسلمانوں کے نقصان کے درپے رہا کرتے تھے۔

(باقی آئندہ)